جلد ۲۹ | ۸ امان ۱۳۲۰ ہش | ۹ صفر ۱۳۶۰ھ | ۸ مارچ ۱۹۴۱ء | نمبر ۵۴

وقت کی پُکار

اخبار "اہلحدیث" امرتسر (۲۸ فروری سنہ ۱۹۴۱ء) نے "وقت کی پکار" کے زیر عنوان مسلمانوں کی حالتِ زار کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"مشرق سے مغرب تک۔ شمال سے جنوب تک ہر قوم و ملت اتفاق و مودت کی مصداق ہے۔ خواہ باعتبار قومیت۔ یا باعتبار ملت و مذہب کے۔ مگر آج مسلمانوں نے بجائے اتفاق و مودت کے نفاق اور خونریزی کا شیوہ اختیار کیا ہے۔ عرب کی پوری جہالت اور دشمنی آج مسلمانوں میں آگئی"

پھر لکھتا ہے:-

"جس دُنیا پر ہم خود کبھی غالب تھے۔ آج ہم اسی دُنیا میں مغلوب ہو رہے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ طرابلس و لفصت فرانس اور پرتگال میں مسلمانوں نے آٹھ سو برس تک سلطنت کی۔ عیسائیوں پر حاکم رہے۔ لیکن جب ان میں نفاق اور جہالت کا زور ہوا۔ تو آپس میں ذرہ ذرہ سی باتوں پر لڑنے جھگڑنے لگے۔ محتاج و مفلس عیش پرست اور غافل ہو گئے۔ بے اتفاقی گھر کر گئی۔ عیسائیوں نے تینوں ملکوں پر قبضہ کر لیا۔ تمام مسلمانوں کو کاٹ ڈالا عورتوں۔ بچوں۔ اور بوڑھوں کو سمندر میں ڈبو دیا۔ سب چیزوں کو ملیا میٹ کر دیا۔ کوئی چیز ایسی نہ رہی۔ جس سے معلوم ہو۔ کہ یہاں کبھی مسلمانوں نے حکومت کا قدم بھی رکھا تھا۔ اس دن ان کی دُعائیں اور التجائیں بر نہ آئیں۔ آخر کیوں؟"

اخبار "اہلحدیث" کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل جو حالت عرب کی تھی وُہی اب مسلمانوں کی ہو چکی ہے۔ مگر افسوس۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مضمون کو شائع کر کے "وقت کی پکار" کو تو لوگوں کے کانوں تک پہونچا دیا۔ مگر انہیں یہ نہ بتایا۔ کہ اس پکار کا صحیح علاج کیا ہے۔ اور کس طرح مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ اس قسم کی "پکار" آسمانی مصلح کی آمد کی مقتضی ہوتی ہے۔ اور عالمگیر قومی اتحاد اللہ تعالےٰ کے مامور کے بغیر کبھی قائم نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے۔ واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ (آل عمران ع ۱۱) یعنی اے لوگو تم اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جب کہ تم ایک دوسرے کے شدید دشمن تھے۔ مگر اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تمہارے دلوں میں ایسی الفت اور محبت پیدا کر دی۔ کہ تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے

پس "وقت کی پکار" ان مسلمانوں کو جو بالفاظ "اہلحدیث" "زمانہ جاہلیت کے عرب لوگوں کی طرح ہو گئے ہیں۔ بتاتی ہے۔ کہ اگر وُہ اپنی اصلاح چاہتے ہیں۔ تو جس طرح اہل عرب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا اسی طرح وُہ موجودہ زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کریں جنہیں خدا نے ان کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا اور جنہوں نے دُنیا کو مخاطب کرتے ہُوئے فرمایا:

"شکر کرو۔ اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وُہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گذر گئے۔ اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں۔ وُہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کرونگا اور اس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا۔ کہ میں وہی ہُوں۔ جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔" (فتح اسلام طبع اول صفحہ ۱۱)

پھر فرماتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ:-

"زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی طیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا۔ وُہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا۔ اور جو انکار میں رہے گا۔ اس کے لئے موت درپیش ہے اور فرمایا۔ کہ جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیگا اس نے تیرے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔" (" " صفحہ ۲۳ حاشیہ)

یہ وُہ آواز ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے مامُور کی طرف سے بلند ہوئی۔ سعید روحوں نے آپ کو قبول کیا۔ اور آپ کے دامن سے وابستہ ہو گئیں۔ مگر افسوس مُسلمانوں کے ایک کثیر حصے نے تاحال اس خدائی آواز پر کان نہیں دھرا۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ جب تک وُہ آپ کو قبول نہیں کریں گے اس وقت تک وُہ کبھی بحیثیت قوم ترقی نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ان کی چیخ و پکار نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے۔ اخباروں میں لاکھ مضامین لکھے جائیں۔ تقریریں خواہ کس قدر کی جائیں جب تک خدا تعالےٰ کے مامور کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دیا جائے گا۔ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ اگر وُہ "وقت کی پکار" سے صحیح طور پر متاثر ہیں۔ تو اپنی تدابیر کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ وسلم کو قبول کریں۔ پھر ان میں اتحاد بھی قائم ہو جائے گا۔ محبت بھی پیدا ہو جائیگی۔ اور ترقی کے رستے بھی ان کے لئے کھلتے چلے جائیں گے۔

ایک ضروری تصحیح

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

"الفضل" ۵ ماہ امان سنہ ۱۳۲۰ہش میں جو میرا خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ جو ۲۱ تبلیغ کو میں نے دیا تھا۔ اس میں یہ چھپا ہے کہ

"میں نے اخبار الفضل میں پڑھا ہے۔ کہ میاں محمد صادق صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے عدالت میں یہ جواب لکھوایا کیوں نہیں؟"

اس فقرہ میں اجمال ہے جس کی تشریح حسب ذیل ہے۔ کہ الفضل مورخہ ۲۰ تبلیغ میں مولوی ابوالعطاء صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ میاں محمد صادق صاحب نے پھر اس اعتراض کو دہرایا ہے۔ اسی دن مجھ کو مولوی ابوالعطاء صاحب سے معلوم ہوا۔ کہ اب میاں محمد صادق صاحب کے اعتراض کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں نے عدالت میں کیوں ریکارڈ نہ کروایا۔ کہ یہ میرا اسماعی علم ہے ذاتی علم نہیں ہے۔ پس یہ سب علم الفضل سے نہیں۔ بلکہ الفضل کے مضمون اور مولوی ابوالعطاء صاحب کے بیان سے ہوا تھا۔ دوست اس کی تصحیح کر لیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۶ ماہ تبلیغ سے ۲۷ ماہ تبلیغ سنہ ۱۳۲۰ہش تک مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۰۳۵	نواب بی بی صاحبہ	۱۰۴۸	سردار علی صاحب گورداسپور	۱۰۶۳	کوڑی صاحبہ گورداسپور
	ضلع گورداسپور	۱۰۴۹	عنائت علی صاحب "	۱۰۶۴	نواب بی بی صاحبہ "
۱۰۳۶	حاکم بی بی صاحبہ سیالکوٹ	۱۰۵۰	دولی صاحبہ "	۱۰۶۵	ناظر خانصاحب "
۱۰۳۷	محمد یعقوب صاحب "	۱۰۵۱	خورشید صاحب "	۱۰۶۶	فرزند خانصاحب "
۱۰۳۸	موج دین صاحب	۱۰۵۲	مختار احمد صاحب "	۱۰۶۷	صادق خانصاحب "
	ہوشیارپور	۱۰۵۳	سردار صاحب "	۱۰۶۸	خورشید صاحب "
۱۰۳۹	رشیدہ صاحبہ "	۱۰۵۴	مختار بی بی صاحبہ "	۱۰۶۹	احمدہ بی بی صاحبہ "
۱۰۴۰	رحمت خانصاحب انبالہ	۱۰۵۵	نور احمد صاحب "	۱۰۷۰	سید مسیح الدین صاحب
۱۰۴۱	ستار محمد صاحب جالندھر	۱۰۵۶	سردار بی بی صاحبہ "		حیدرآباد دکن
۱۰۴۲	طفیل محمد صاحب "	۱۰۵۷	نعمت علی صاحب "	۱۰۷۱	فقیر محمد صاحب ڈھاکہ بنگال
۱۰۴۳	مجیدہ بیگم صاحبہ ہوشیارپور	۱۰۵۸	محمد علی صاحب امرتسر	۱۰۷۲	مسیح الدین صاحب "
۱۰۴۴	شریفہ بی بی صاحبہ جالندھر	۱۰۵۹	شریفاں صاحبہ "	۱۰۷۳	عبدالرحمٰن صاحب "
۱۰۴۵	حمیدہ بی بی صاحبہ "	۱۰۶۰	محمد طفیل صاحب "	۱۰۷۴	احمد علی صاحب "
۱۰۴۶	حشمت بی بی صاحبہ "	۱۰۶۱	غلام رسول صاحب گورداسپور	۱۰۷۵	اسمٰعیل حسین صاحب "
۱۰۴۷	رحمی صاحبہ "	۱۰۶۲	عنائت بی بی صاحبہ "	۱۰۷۶	جلال الدین صاحب سیالکوٹ

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ امان سنہ ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے بہتر ہے۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے کسی قدر غذا اچھی کھا لیتی ہیں۔ احباب حضرت ممدوحہ کی درازیٔ عمر اور صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

آج دوپہر جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ نے اپنے بیٹے مرزا احمد شفیع صاحب کی دعوت ولیمہ میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور بعد طعام دعا کی۔

آج جامعہ احمدیہ میں جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی محبوب عالم صاحب خالد نے عربک اینڈ پرشین کانفرنس کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔ جس میں آپ حال ہی میں بطور نمائندہ شامل ہوئے تھے۔ اس کے بعد مولوی ابوالعطاء صاحب نے بہائی تحریک کی تردید میں بزبان عربی تقریر کی۔

بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالفضل میں بصدارت جناب ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل اور صاحب صدر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے نشان متعلقہ پنڈت لیکھرام کے متعلق تقریریں کیں۔

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

(۱) امسال سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے جو ۲۶ اپریل کو منعقد ہونگے۔ کوئی خاص پہلو منتخب نہیں کیا گیا۔ سال ہائے گزشتہ کے مضامین میں سے کسی ایک پر تقریر ہو۔ اور جہاں تک ہو سکے غیر مسلم عقیدت مندان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تقریروں کا موقعہ دیا جائے۔ (۲) مرکز سے مبلغ طلب کرنے ہوں تو فوراً اطلاع دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

افکار گوہر

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

رحم و کرم کی اس کی نظر دیکھتے رہے — ہم اپنے درد دل کا اثر دیکھتے رہے

وہ یار دل نشیں تھا دلوں کے حجاب میں — کیوں لوگ اسے اِدھر ہی اُدھر دیکھتے رہے

کیا جانے کس کا جلوہ نگاہ قمر میں تھا — ہم رات بھر نگاہ قمر دیکھتے رہے

جن کو تھا شوق منزل مقصود پا گئے — آرام خواہ رخت سفر دیکھتے رہے

خاموش ہم مظالم دنیا سہا کئے — اہل ستم ہمارا جگر دیکھتے رہے

آخر ہمارے صبر نے ان پر کیا اثر — وہ غم شریک ہو کے اثر دیکھتے رہے

ایمان کے شجر نے ہمیں دیدیئے وہ پھل — جنت کے ذکر میں جو ثمر دیکھتے رہے

فرقت کی رات اسکے تصور میں کٹ گئی — ہم شام ہی سے نور سحر دیکھتے رہے

اس کا کرم تھا اسنے مجھے تو چھپا دیا — اوروں کے تھے جو دست نگر دیکھتے رہے

گوہر نگاہ یار تھی تم پر لگی ہوئی
تم کس خیال میں تھے کدھر دیکھتے رہے

موت و حیات کا نشان

اور

مولوی ثناء اللہ صاحب کے بیانات میں تخالف اور اضطراب

از جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے

(۱۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اور مماثلت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لمبا سفر اشاعت اسلام کے لئے اور غلبۂ اسلام کے لئے عیسائی ملک فلسطین میں کیا۔ اور عیسائیوں کے اس وقت کے مشہور مرکز (یروشلم) میں تشریف لے گئے۔ اور ایک مشہور گرجا کے قریب نماز ادا فرمائی۔ اور حضور نے اس وقت یقینی طور پر اسلامی غلبہ کے لئے دُعا فرمائی ہوگی۔ چنانچہ اس جگہ مسجد عمر تعمیر ہوئی۔ اسی طرح حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اشاعت اور غلبۂ اسلام کی خاطر اپنے وطن سے ایک لمبا اور پُرخطر اور پُرمصائب سفر اختیار کیا۔ اور حضور فلسطین۔ شام اور مصر سے ہوتے ہوئے لنڈن پہونچے۔ اور حضور لنڈن کے مشہور عالم گرجا سینٹ پال کے پاس کھڑے ہو کر لڈگیٹ سرکس میں غلبہ اور فتح اسلام کی دُعا فرمائی۔ اور اس کے بعد عیسائیت کے موجودہ مرکز لنڈن میں مسجد فضل کی بنیاد رکھی۔ جو اب اس مشہور شہر میں تبلیغ اسلام کی مرکز ہے۔ اور جس کے منارہ پر سے پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کیا جاتا ہے۔ اور افراد جماعت احمدیہ شاعرانہ ترنگ میں نہیں بلکہ حقیقۃً کہہ سکتے ہیں۔

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہیں کسی سے سیل رواں ہمارا

یہ تائیدات الٰہیہ اور نشانات سماویہ [illegible] کی تائید اور نصرت کے بغیر [illegible] واقع ہو سکتے ہیں۔ یہ نشانات [illegible] اپنے وقت پر نازل ہوئیں۔ اگر مولوی صاحب آج سے ۲۰ - ۲۵ سال پیشتر فوت ہو جاتے تو ان نشانات میں سے وُہ اکثر کو مشاہدہ نہ کرتے۔ اس لئے ان کی زندگی کو لمبا کیا جا رہا ہے۔ تا کہ مولوی صاحب کا موتہہ مانگا نشان پُورا ہو۔ پس مولوی صاحب زندہ ہیں اور قہر درویش بر جان درویش کے ماتحت ان تمام برکات اور نشانات کے گواہ ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک عبرت حاصل نہیں ہوئی۔ اور اپنے گناہوں کی ثقل کو روزانہ زیادہ کر رہے ہیں۔ جو واقعہ میں قابل افسوس امر ہے۔ اور مولوی صاحب کے متعلق ہمارا ظن ہے۔ کہ روزانہ قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ کیا یہ امور صداقت احمدیت پر اللہ تعالیٰ کی شہادت نہیں؟ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل اللّٰہ شھید بینی وبینکم۔ اے نبی منکرین کو کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ شاہد ہے۔ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی شہادت کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کا نام لے کر آج سے ۷۵ سال پہلے نہایت ناموافق حالات میں ایک عظیم الشان پیشگوئی اپنی اولاد کی نسبت کرتا ہے۔ اور وہ لفظاً لفظاً پوری ہوتی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ اس مفتری پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو۔ اس کا گھر اللہ تعالیٰ کی برکتوں سے بھر جاتا ہے۔ اور اس کے سر پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا تاج خدمت اسلام کے رنگ میں رکھا جاتا ہے۔ کیا آپ کو اس منعوم من اللّٰہ پر کبھی رشک یا حسد پیدا نہیں ہوُا۔ اور آپ بمعہ اپنے اعوان اور انصار اور اولاد کے کولھو کے بیل کی طرح امرتسر کی گلیوں میں پھرتے رہے۔ اور اپنی منطق اور شان طرازی پر فخر کرتے رہے۔ اور تم خدمت دین اسلام کے دعویداروں کی کوئی بھی نصرت اور کوئی یاوری نہ ہوئی۔ اور نہ ہی آپ سے کوئی خدمت اسلام لی گئی۔ اور قرآن شریف کی یہ آیت تقبل من احدھما ولم یتقبل من الآخر . . . . . . قال انما یتقبل اللّٰہ من المتقین (مائدہ ع۵) بتاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صرف ان لوگوں کی قربانی اور خدمت کو قبول فرماتا ہے جو کہ متقی ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقبول ہوتے ہیں۔ اور قبولیت کی علامت یہ ہے۔ کہ اس شخص کو ملت بیضاء کی خدمت کا موقعہ اور نعمت حاصل ہو۔

کیا آپ اس پر بھی کہہ سکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے پہلے کہا تھا۔ یمدھم فی طغیانھم یعمھون۔ کہ اللہ تعالیٰ طاغیوں کو بھی خدمت اسلام کا موقعہ دیتا ہے۔ اب ہم مولوی صاحب کے اضطراری اور متخالف بیانات کا ذکر کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان کو ہم اٹھاسو چھیانوے (۱۸۹۶ء) کے دعوت مباہلہ سے کیوں ملاتے ہیں حالانکہ مولوی صاحب کی جن تحریرات کے جواب میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ ان کو مولوی صاحب نے خود ۱۸۹۶ء کی دعوت مباہلہ سے ملایا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔

”ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ دار ہیں۔ سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو تیار ہیں۔ آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوا لو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو۔ کہ اس قسم کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ ہم حلفیہ کہہ دیں گے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا۔ مکار۔ اور فریبی ہے۔ اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں۔ مرزائیو سچے ہو تو آؤ۔ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عید گاہ امرتسر تیار ہے۔ جہاں تم پہلے ایک زمانہ میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کرکے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ۔ سب کے سامنے کارروائی ہوگی۔ مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرادو“۔

”انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے“۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس معاملہ کو ۱۸۹۶ء کے مباہلہ سے ملا رہے ہیں۔ اور پھر عبدالحق غزنوی کے واقعہ کا ذکر کرتے ہیں۔

ہماری طرف سے جو مولوی ثناء اللہ صاحب کی مندرجہ بالا عبارت کا جواب دیا گیا۔ وُہ ۱۳ ؍ مارچ ۱۹۰۷ء کے ”الحکم“ میں شائع ہوُا ہے۔ اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

”اس مضمون میں سے بے جا طعن و تشنیع کو چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں۔ اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وُہ اس پر قسم کھانے کو تیار ہیں۔

اور اس مباہلہ کے لئے حضرت مرزا صاحب کو بُلاتے ہیں"۔

ان دونوں حوالوں کی عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس وقت فریقین کے ذہن میں اپنی اپنی جگہ پر قسم مؤکد بعذاب کھانا مباہلہ تھا۔ کیونکہ مولوی صاحب شروع میں کہتے ہیں۔ کہ میں قسم کھانے کو تیار ہُوں۔ اور اس سے جو چیلنج مباہلہ ہمیں دیا گیا تھا۔ اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اسی طرح مفتی صاحب کے الفاظ یہ ہیں:۔

"کہ وُہ (مولوی ثناء اللہ) اس پر قسم کھانے کو تیار ہیں۔ اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بُلاتے ہیں"۔

پھر اسی عبارت کے تسلسل میں آگے چل کر مفتی صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کرکے اس مُباہلہ کو اپنے سر سے ٹال نہ لیا۔ تو پھر اللہ تعالےٰ بالضرور مولوی صاحب مذکور کے متعلق کوئی ایسا نشان ظاہر کرے گا۔ جو صدق و کذب میں پوری تمیز کرے گا"۔

اور دوسری جگہ اسی صفحہ پر کالم نمبر ۲ میں لکھتے ہیں:۔ کہ

"مولوی ثناء اللہ جو چاہے۔ اپنے لئے اپنے کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرلے"۔ چنانچہ مولوی صاحب نے حیلہ جوئی کرکے مباہلہ کو ٹالنے کی کوشش کی۔ اور ایک نیا مطالبہ کیا۔ کہ میری عمر لمبی کردی جائے۔ تاکہ میں نشان دیکھوں۔ اور ہدایت پاؤں۔ سو مولوی صاحب زندہ ہیں۔ اور مولوی صاحب کے کذب اور مرزا صاحب کے صدق کی دلیل خدائی شہادت سے پوری طرح واضح ہوگئی ہے۔

اب اس سارے معاملہ کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کے اضطراب کو ملاحظہ فرمائیے جب مولوی ثناء اللہ کو "اعجاز احمدی" میں مباہلہ کے لئے چیلنج دیا گیا۔ تو اس وقت جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے مختلف وقت میں تحریریں شائع کیں۔ وُہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ "چونکہ یہ خاکسار نہ واقعہ میں اور نہ آپ کی طرح نبی یا رسول۔ یا ابن اللہ۔ یا الہامی ہے۔ اس لئے ایسے مقابلہ کی جُرأت نہیں کرسکتا۔ میں افسوس کرتا ہُوں۔ کہ مجھے ان باتوں پر جُرأت نہیں"۔

(الہامات مرزا صفحہ ۸۵ طبع دوم)

۲۔ آگے چل کر مولوی صاحب اخبار "اہلحدیث" ۲۵ رمئی ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں:۔

"سنو جو طریقہ ہم کو پیغمبر صلعم نے نہ سکھایا ہو۔ ہم اس کو ایجاد نہیں کرسکتے۔ ہم کو تحقیق مذہب کے لئے اس قسم کے مُباہلوں کی اجازت نہیں دی۔ کہ ہم اس قسم کی دُعا کریں۔ کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ مختصر یہ کہ ایسا مباہلہ کرنے کی اجازت ہم کو شرع شریف سے نہیں ملتی۔ اور نہ مباہلہ کرنے کی اجازت ہے"۔

(اہلحدیث ۲۵ رمئی ۱۹۰۶ء)

۳۔ پھر مولوی صاحب "اہلحدیث" ۲۲ رجون ۱۹۰۶ء کو لکھتے ہیں:۔

"موت کی تمنّا ہمارے مذہب میں منع ہے۔ ہاں یہودیوں میں یہ ممانعت نہ تھی۔ ہم اس آیت کے مخاطب نہیں ہوسکتے۔ البتہ آیت ثانیہ یعنی قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَ الآیۃ پر عمل کرنے کے لئے ہم تیار ہیں۔ میں اب بھی ایسے مباہلہ کے لئے تیار ہُوں۔ جو آیت مرقومہ سے ثابت ہوتا ہے۔ جسے مرزا صاحب نے خود تسلیم کیا ہے"۔

(اہلحدیث ۲۲ رجون ۱۹۰۶ء)

مندرجہ بالا تمام حوالوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ قسم مؤکد بعذاب یعنی تمنائے موت کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور اس کو شرع شریف کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور مُباہلہ کو جائز سمجھتے ہیں۔

لیکن جب ہماری طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بدر میں لکھا گیا۔ کہ:۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہُوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے چیلنج مباہلہ کو منظور کرلیا ہے (جو ۲۲۔ جون میں دیا گیا) آپ بے شک قسم کھا کر بیان کریں۔ کہ یہ شخص (مرزا صاحب) اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ اور بے شک یہ بات کہیں۔ کہ اگر میں (ثناء اللہ) اس بات میں جھُوٹا ہُوں۔ تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔

تو مولوی ثناء اللہ نے پھر گرگٹ کی طرح رنگ بدلا۔ اور "اہلحدیث" ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں یُوں فرماتے ہیں:۔

"میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بُلایا۔ میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے۔ مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں۔ جو فریقین مقابلہ پر قسم کھائیں۔ میں نے حلف اٹھانا کہا ہے۔ مباہلہ نہیں کہا۔ قسم اور ہے۔ اور مباہلہ اور ہے۔ ہم قسم کھانے کو تیار ہیں مگر پہلے یہ بتادو۔ کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ میری طرف سے قسم کھانے پر آمادگی ہے میرے عذاب کی تعیین کردی جائے"۔

اب ان تمام حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ پہلے مولوی صاحب قسم اور مباہلہ کو ایک سمجھتے رہے ہیں۔ اس کے بعد قسم یعنی تمنائے موت کو ناجائز قرار دیا۔ اور مباہلہ پر آمادگی ظاہر کی۔ جب مباہلہ کے لئے کہا گیا۔ تو پھر کہہ دیا۔ کہ نہیں میں قسم کھاتا ہوں۔

جب قسم کے مطالبہ کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ۲۶ راپریل ۱۹۰۷ء کو اعلان زیر بحث شائع کیا گیا۔ تو کہہ دیا۔ کہ یہ طریق فیصلہ ہی غلط اور منہاج نبوت کے خلاف ہے۔ اب اس ایک بات میں اس مولوی نے کتنے رنگ بدلے ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب قدم قدم پر بدل رہے تھے۔ کبھی کہتے تھے کہ مباہلہ کرنے کو تیار ہُوں۔ کبھی کہہ دیا۔ قسم کھانے کو۔ اور جب مباہلہ کے لئے بلایا گیا۔ تو مباہلہ سے انکار کردیا۔ جب قسم کے لئے بُلایا گیا۔ تو قسم سے انکار کردیا۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب کسی صورت میں فیصلہ کے لئے تیار نہ تھے۔ آخر اللہ تعالےٰ نے اُن کے مُونہہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیئے۔ جن سے صادق و کاذب کے درمیان فیصلہ ہوگیا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ نہ مباہلہ کے لئے تیار تھے۔ اور نہ قسم کھانے کے لئے۔ اور یہ جو آمادگی کا اظہار وُہ کر رہے تھے۔ محض دھوکہ دہی۔ اور دکھلاوا تھا۔ جو اللہ تعالےٰ نے طشت از بام کردیا۔ اور آخر مولوی صاحب کو وُہ عبارت لکھنی پڑی۔ جو ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار اہلحدیث اور وطن میں لکھی ہے۔

شکریہ

بابو قاسم دین صاحب جنرل سکرٹری جماعت سیالکوٹ نے اطلاع دی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر نے مقامی تبلیغ کے لئے سولہ ۱۶ روپیہ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کی اس قربانی اور ایثار کا شکریہ ادا کرتا ہُوں۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور جزائے خیر دے۔

خاکسار فتح محمد سیال نگران اعلےٰ مقامی تبلیغ۔

سائیکلوں کی ضرورت

صیغہ مقامی تبلیغ کے مبلغین سائیکلوں پر دورہ کرتے ہیں۔ ان کے لئے چند سائیکلوں کی ضرورت ہے جو احباب اس کار خیر میں ہمارے صیغہ کی مدد فرماسکیں۔ وُہ سائیکل بھجوا کر یا اس کی قیمت بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ

مناظرۂ دھاریوال میں اہلحدیث مناظر کا کھلا کھلا فرار!

(۱)

۲ مارچ ۱۹۴۱ء کو دھاریوال (فجوپورہ) میں جماعت احمدیہ اور غیر احمدیوں کے درمیان صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ ہوا۔ اہلسنت کی طرف سے مولوی عبداللہ صاحب معمار امرتسری مناظر تھے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار مناظر تھا۔ قرآن مجید کی متعدد آیات۔ احادیث نبویہ اور معیار ہائے صداقت انبیاء کے رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی صداقت ثابت کی گئی۔ مگر مخالف مناظر کی طرف سے بجز استہزاء کوئی معقول دلیل پیش نہ کی گئی۔ بلکہ غیر احمدی مناظر نے بھری مجلس میں کہہ دیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو ہو گیا تھا۔ اور مسحور ہونے کے عرصہ میں آپ کو پتہ نہ لگتا تھا۔ کہ آپ کیا کہتے ہیں۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ آپ لوگ ایسے عقیدہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کا یہ عقیدہ بھی آپ کے باطل پر ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا (سورہ بنی اسرائیل ع ۵) کہ ظالم کہتے ہیں رسول اللہ پر جادو ہو گیا ہے پس آپ لوگ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مسحور کہہ کر ظالم ثابت ہو گئے۔ آخر اہلحدیث مناظر نے لاجواب ہو کر محمدی بیگم کے نکاح نہ ہونے پر اعتراض شروع کر دیا۔ جواب میں بتایا گیا۔ کہ نکاح کا ہونا مرزا احمد بیگ اور مرزا سلطان محمد داماد احمد بیگ کی موت پر موقوف تھا۔ چنانچہ اس کا اقرار خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے رسالہ "الہامات مرزا" صـ۲۸ اور "تاریخ مرزا" صـ۳۱ پر کیا ہے۔ لہذا جب تک مرزا سلطان محمد کی موت واقع نہ ہو جاتی نکاح کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا باقی رہا ان دونوں کی موت کا معاملہ۔ سو احمد بیگ اپنی تکذیب واستہزاء پر قائم رہا اور پیشگوئی کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر ہلاک ہو گیا۔ مرزا سلطان محمد صاحب نے اپنے خسر کی مطابق پیشگوئی موت کو دیکھ کر اپنے رویہ میں تبدیلی کی جس کا ثبوت وہ خط ہے جسکا عکس ہم نے شائع کیا ہے جسمیں مرزا سلطان محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "نیک۔ بزرگ اور خادم اسلام" لکھا ہے۔ دوسرا ثبوت اس تبدیلی کا یہ ہے۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے چیلنج کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا۔ کہ:- "فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو۔ کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں۔" (انجام آتھم صـ۳۲ حاشیہ) مگر باوجودیکہ اس چیلنج کے بعد دس سال تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ رہے کسی نے سلطان محمد صاحب سے تکذیب کا اشتہار نہ دلایا پس اسکا وعیدی موت سے بچ رہنا اسی طرح ہے جس طرح فرعونیوں پر سے رجوع ناقص کے بعد بار بار عذاب ٹل جاتے تھے۔ یا حضرت یونسؑ کی قوم سے عذاب ٹل گیا تھا۔

مرزا احمد بیگ پیشگوئی کے مطابق چھ ماہ کے اندر اندر مر گیا۔ لہذا اس پیشگوئی کے کسی حصہ پر بھی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

(۲)

میرے اس جواب پر اہلحدیث مناظر نے کہا کہ مرزا احمد بیگ کا چھ ماہ میں مر جانا پیشگوئی کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس کیلئے تین سال تک کی مدت مقرر تھی۔ اور سلطان محمد کیلئے اڑھائی سال کی۔ لہذا احمد بیگ کا چھ ماہ میں مر جانا پیشگوئی کے خلاف ہے۔ اسی پر میں نے کہا۔ کہ تبلیغ رسالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار میں لکھا ہے کہ تین سال بلکہ قریب عرصہ میں احمد بیگ ہلاک ہو گا یعنی تین سال پورے ہونے ضروری نہیں معمار صاحب نے اس کا انکار کیا۔ اور اس بات کے ایک ہفتہ تک دکھا دینے پر پچاس روپیہ انعام دینے کا بھی اعلان کر دیا۔ میں نے دوران مناظرہ میں اُن سے بار بار اس انعامی چیلنج کے لکھ کر دینے کا مطالبہ کیا۔ مگر سامعین گواہ ہیں۔ کہ مولوی عبداللہ صاحب نے اس چیلنج کو لکھنے سے گریز کیا۔ جب مناظرہ ختم ہو گیا۔ تو اپنی خفت کو مٹانے کیلئے کہنے لگے۔ کہ میں اب لکھ دیتا ہوں۔ بشرطیکہ آپ لکھ دیں۔ کہ اگر آپ نے کل ۳ مارچ کو تبلیغ رسالت سے حوالہ نہ دکھلایا۔ تو آپ جھوٹے ہوں گے۔ میں نے کہا۔ کہ اب زائد شرطیں لگانے کی ضرورت نہیں۔ اپنے پہلے چیلنج پر قائم رہ کر اسے لکھ دیں۔ مگر وہ انکار کرتے رہے۔ ہمارے مطالبہ سے تنگ آ کر مولوی عبداللہ صاحب معمار چپکے سے ہمارے سٹیج پر آ کر مجھے کہنے لگے۔ آپ اس وقت تحریر کا مطالبہ نہ کریں۔ فساد ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ بالآخر میں نے اتمام حجت کیلئے ایک معزز غیر احمدی بابو عبدالستار صاحب کے ہاتھ مندرجہ ذیل تحریر بھیجدی۔

"میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار سے جو تبلیغ رسالت میں شائع ہو چکا ہے دکھاؤنگا۔ کہ آپ نے لکھا ہے کہ احمد بیگ نکاح کے بعد تین سال بلکہ قریب عرصہ میں مر جائیگا۔ اگر میں کل مورخہ ۳ مارچ ۱۹۴۱ء کو موضع فجوپورہ میں نہ دکھا سکا تو اپنے وعدہ میں جھوٹا ہونگا۔"

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

2.3.41

مگر بابو صاحب موصوف افسوس کرتے ہوئے واپس آئے۔ اور کہا۔ کہ وہ اب اس تحریر پر بھی فیصلہ کرنا نہیں چاہتے۔ چنانچہ اس تحریر پر اپنا بیان (یہ بیان ہمارے پاس محفوظ ہے) بایں الفاظ لکھ دیا:-

"یہ اصل میں سید اولاد حسین صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب معمار کے پاس لے کر گیا۔ لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ اور اس پر فیصلہ کرنا منظور نہیں کیا۔"

دستخط بحروف انگریزی

بابو عبدالستار 2/3/41

(۳)

اس سارے واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ اہل حدیث مناظر نے کھلے طور پر اپنے انعامی چیلنج سے گریز کیا ہے۔ اب میں پبلک کی آگاہی کے لئے زیر بحث حوالجات کے الفاظ ذیل میں شائع کرتا ہوں:-

(۱) "ان میں سے جو شخص احمد بیگ نام ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا۔ تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا۔ اور وہ جو نکاح کرے گا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہو گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول صـ۶۱)

(۲) "تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آوے۔ بلکہ مکاشفات کے رُو سے مکتوب الیہ کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں نزدیک پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔"

(حاشیہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

یہ حوالجات ہمارے دعوے کو بالصراحت ثابت کر رہے ہیں۔ یہ اتنی واضح بات ہے۔ کہ منشی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی غیر احمدی نے بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے مرزا احمد بیگ کو کہا تھا کہ:-

"اس صورت میں تم پر مصائب نازل ہونگے۔ جن کا نتیجہ تمہاری موت ہو گا۔ پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے۔ بلکہ تمہاری موت قریب ہے۔"

(رسالہ تحقیق لاثانی صـ۱۳)

اب اگر مولوی عبداللہ صاحب معمار میں غیرت وحمیت موجود ہے۔ تو اپنے چیلنج کے مطابق انعام ادا کریں۔ لیکن اگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوں اور ہرگز نہ ہونگے۔ تو ہم منصف مزاج غیر احمدی احباب سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ خدارا غور کریں اور خدا کے فرستادہ کو قبول کریں جسکی صداقت پر قرآن مجید۔ احادیث نبویہ۔ اور زمانہ کے

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا اجلاس

سالانہ اجلاس مجلس عاملہ کے لئے ۲۷-۲۸ فروری ۱۹۴۱ء کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں۔ اور صوبہ بھر کی مقامی انجمنوں سے نمائندے طلب کئے گئے تھے چنانچہ تاریخ معینہ پر مندرجہ ذیل احباب بمقام مسجد احمدیہ پشاور شریک اجلاس ہوئے۔ (۱) کارکنان۔ قاضی محمد یوسف صاحب امیر پراونشل۔ مرزا غلام حیدر جنرل سکرٹری۔ شمس الدین خان صاحب سکرٹری مال۔ شیخ مظفر الدین صاحب جائنٹ سکرٹری۔ محمد اکرم خان صاحب سکرٹری امور عامہ۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب سکرٹری ضیافت۔ خواص محمد خان صاحب آڈیٹر۔ (ب) نمائندگان محمد الطاف خان صاحب مردان۔ صاحبزادہ محمد طیب صاحب امیر سرائے نورنگ۔ مولوی عبد الکریم صاحب چک لفٹننٹ تاج محمد خان صاحب پریذیڈنٹ اسمٰعیلہ۔ پیر محمد زمان شاہ صاحب پریذیڈنٹ مانسہرہ۔ چوہدری یوسف علی صاحب کوہاٹ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رسالپور۔ محمد امیر خان صاحب ترنگزئی صدبر خان صاحب ٹوپی۔ مولوی مسیح الدین صاحب کورم

اجلاس کی کارروائی زیر صدارت قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر دعا و تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جناب امیر صاحب نے صدارتی خطبہ میں اپنے دورہ صوبہ سرحد ۱۹۴۰ء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اکثر مقامات پر مساجد اور تبلیغی سٹالوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ ٹوپی میں انہوں نے اپنے ذاتی خرچ سے ایک مسجد تعمیر کرائی ہے۔ پشاور۔ مردان اور ٹوپی کی جماعتیں خوب چستی سے کام کر رہی ہیں۔ ضلع ہزارہ کی جماعتوں میں انفرادی و ملی اتحاد عمل کی زیادہ ضرورت ہے کئی ایک مقامات پر تقریریں اور جلسے ہوئے جن میں سے اچھی پایاں کامیابی تبلیغی قابل ذکر ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بعض ٹریکٹوں کی اشاعت نئے افراد کی احمدیت میں شمولیت۔ خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاور و دیگر اصحاب کی بیعت خلافت۔ بعض معزز مخلص احباب کی وفات۔ ریڈیو میں خلافت جوبلی اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اظہار خوشنودی اور دیگر کارکنوں کے دورہ کا ذکر کیا۔ ازاں بعد جنرل سکرٹری و سکرٹری مال پراونشل انجمن و نمائندگان پشاور و نوشہرہ و مردان و پارہ چنار نے اپنی اپنی رپورٹیں سنائیں۔

۱۔ انتخاب کارکنان پراونشل انجمن برائے سال ۴۲-۱۹۴۱ء و ۴۳-۱۹۴۲ء و ۴۴-۱۹۴۳ء کی کارروائی شروع ہونے پر قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر اپنی موجودگی کو مناسب نہ سمجھتے ہوئے کرسی صدارت سے عارضی طور پر علیحدہ ہو گئے اور ان کی غیر حاضری میں خاکسار کی زیر صدارت امیر اور دیگر عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔ جو بغرض منظوری ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو بھیجدیا گیا ہے۔

۲۔ فقرہ ۱۷ کتاب الوصیت تتمہ پیش ہو کر قرار پایا کہ فقرہ کے مفہوم کے ماتحت آئندہ صوبہ سرحد کے موصیوں کے حصہ آمد و جائداد کو پراونشل فنڈ میں منتقل کرنے کی اجازت مرکز سے حاصل کی جائے۔ مزید ہوا کہ یہ بھی درخواست کی جائے کہ چونکہ موجودہ شرح گرانٹ ضروریات پراونشل انجمن کے لئے ناکافی ہے۔ اس لئے اسے بڑھا کر ۲۳ فی صدی کر دیا جائے۔

۳۔ پراونشل فنڈ سے مقامی انجمنوں کو گرانٹ دینے کے متعلق قواعد کی نظر ثانی کرتے وقت انجمنوں سے استصواب کر لیا جائے۔ اور بعد میں جدید قواعد کی منظوری مرکز سے لی جاوے۔

۴۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے درخواست کی جائے کہ وہ مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سلسلہ کو پراونشل انجمن کی اغراض کے لئے صوبہ سرحد میں تعینات کر دیں اور حسب تجویز پاس کردہ مجلس مشاورت تبلیغی مرکز بمقام پشاور قائم کریں۔

۵۔ تبلیغی نظام کو وسیع کرنے کے لئے اس انجمن کی رائے میں ہر مقام پر انجمن انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اطفال احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا قیام ضروری ہے۔ ساتھ ہی نماز با جماعت۔ اجرا درس قرآن مجید و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ماہواری اجلاسوں۔ تبلیغی جلسوں کے انعقاد اور مرکز سے تعلقات کی استواری کا انتظام کیا جائے۔

۶۔ بجٹ اخراجات مبلغ ۱۶ سو روپیہ از یکم مئی ۱۹۴۱ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء منظور ہوا۔ اس میں مقامی انجمنوں کو بہ تفصیل ذیل امداد دی گئی۔ امداد لائبریری مردان ۱۲۰ روپیہ۔ اغراض تبلیغی انجمن احمدیہ پشاور ۶۰ روپیہ تنخواہ محصل پشاور ۱۲۰ روپیہ۔ تنخواہ مدرس ٹوپی ۷۲ روپیہ۔ امداد کرایہ مکان انجمن احمدیہ نوشہرہ ۴۸ روپیہ۔

مولوی مصلح الدین صاحب کے متعلق صدر انجمن کو لکھا جائے۔ کہ وہ ان کے وظیفہ کے لئے مرکزی فنڈ سے گنجائش نکالے۔ اگر بجٹ منظور شدہ سے کچھ رقم بچ جاوے تو وہ ریزرو فنڈ میں محفوظ رکھی جائے۔

مرزا غلام حیدر جنرل سکرٹری
پراونشل انجمن احمدیہ نوشہرہ

زمین کی قسط اور ۳۱ مئی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

"جو یکمشت ادا نہیں کر سکتے۔ وہ آہستہ آہستہ (ماہوار قسط سے) ادا کرتے جائیں۔ سالہا سال ہی اگر آخری دن ادا کرنے پر رہیں۔ تو ہم زمین کی قسط کہاں سے ادا کر سکتے ہیں۔ یہ قسط مئی میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ اور اگر دوست اپنے وعدے ادا نہ کریں۔ تو کہاں سے ادا ہو سکتی ہے۔ اگر وقت پر قسط ادا نہ ہو۔ تو دس روپیہ سینکڑہ جرمانہ ہو جاتا ہے۔ جو گویا بروقت چندہ ادا نہ کرنے والے کی سستی سے ہوا۔ اور اس صورت میں اس کا سو روپیہ چندہ خدا کے ہاں نوے روپیہ سمجھا جائیگا۔ کیونکہ دس روپیہ جرمانہ اس کی سستی سے ہوا۔ پس دوست توجہ کریں۔ اور اپنے وعدے جلد پورے کریں۔"

حضور کا یہ ارشاد آپ کے اس لئے پیش کیا گیا ہے۔ کہ آپ بھی سوچ لیں کہ کس طرح آپ نے اپنا وعدہ ادا کرنا ہے۔

(۱) اگر آپ نے ماہ مئی سے پہلے پہلے ادا کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور ابھی ادا نہیں کیا۔ تو آپ خواہ مارچ یا اپریل یا مئی میں ادا کریں۔ (۲) یا ان تین ماہ میں تین قسطوں میں ادا کر دیں۔ تا وعدہ وقت پر پورا ہو جائے۔ (۳) اگر آپ کا وعدہ قسط وار تھا اور گذشتہ قسطیں ادا نہیں ہوئیں۔ تو مارچ میں گذشتہ قسطیں ادا کریں اور کوشش کریں۔ کہ مئی میں بقیہ وعدہ کی رقم ادا ہو جائے (۴) اگر آپ نے کوئی وقت معین نہیں کیا۔ اور "دوران سال" میں ادا کرنا ہے تو دفتر "تحریک جدید" اس سے یہی سمجھتا ہے کہ آپ جلد تر ادا کرینگے۔ اور "تحریک جدید" کا یہی مطالبہ ہے کہ احباب اپنے وعدے جلد ادا کریں۔ اس لئے بصورت "دوران سال" یا "غیر معین" کے آپ یہ کوشش کریں کہ ۳۱ مئی تک آپ کا وعدہ پورا ہو جائے۔ (۵) اگر آپ کا وعدہ مئی کے بعد کسی مہینہ کا ہے۔ تو چونکہ تحریک جدید کو روپیہ کی مئی میں ضرورت ہے۔ اس لئے آپ کوشش کریں۔ اور ابھی سے ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ آپ کا وعدہ ۳۱ مئی تک پورا ہو جاوے ظاہر ہے کہ اس طرح آپ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنے والے ہونگے۔ پس آپ حضور کے اس ارشاد کو بغور پڑھ کر اپنے وعدے کے متعلق جلد عملی قدم اٹھائیں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

راولپنڈی

الحمد للہ کہ اس سال بھی راولپنڈی میں یوم التبلیغ بخیر وخوبی منایا گیا۔ اس غرض کے لئے صیغہ نشر واشاعت سے ٹریکٹ منگوائے گئے تھے۔ اور کچھ ٹریکٹ پہلے موقعوں سے بچے ہوئے موجود تھے۔ احباب صبح ساڑھے آٹھ بجے انجمن احمدیہ میں جمع ہوئے۔ سیکرٹری تبلیغ نے تلاوت قرآن کریم کے بعد یوم التبلیغ کے متعلق مضمون مندرجہ اخبار "الفضل" مورخہ ۱۸ ماہ تبلیغ پڑھ کر سنایا۔ اور سارا دن اسی کار خیر میں صرف کرنے کیلئے پرزور تحریک کی۔ بعد ازاں حاضرین کے تیرہ گروپ بنا کر مختلف علاقہ جات کے لئے مقرر کئے گئے۔ ریلوے اسٹیشن۔ لاریوں کے اڈوں اور کمپنی باغ کیلئے بھی علیحدہ علیحدہ گروپ نامزد کئے گئے۔ اور دعا کے بعد دوست اپنے اپنے حلقوں کی طرف روانہ ہو گئے خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام احباب نے دن بھر نہایت محنت اور کوشش سے فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ ہزاروں غیر مسلموں کو اسلام کا محبت بھرا پیغام پہنچایا۔ اور ایک ہزار کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ہر جگہ لوگوں نے ہماری باتوں کو شوق اور توجہ سے سنا۔ اس یوم التبلیغ کی ایک خصوصیت یہ تھی۔ کہ انفرادی گفتگو اور تقریروں کے علاوہ بہت موقعوں پر ہندوؤں اور سکھوں کو قرآن مجید اور اس کا ترجمہ سنایا گیا۔ بعض جگہوں پر تو قرآن شریف سننے کے لئے سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو افراد جمع ہو جاتے تھے۔ علاوہ ازیں اس یوم التبلیغ نے دوستوں میں تبلیغ حق کے لئے ایک ولولہ پیدا کر دیا ہے۔ جب دیوانہ وار باہر نکل کر کلام پاک سنایا جائے۔ اور لوگ شوق سے سنیں۔ تو قدرتی طور پر تبلیغ کے لئے جوش بڑھ جاتا ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور ہم لوگوں کو اس کام کے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(میاں عبد الحق رامہ سیکرٹری تبلیغ)

کپورتھلہ

جماعت احمدیہ کپورتھلہ نے ایک تنظیم کے ماتحت غیر مذاہب میں فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ اور بکثرت تبلیغی ٹریکٹ دیہات اور شہر میں تقسیم کئے۔ عموماً افراد غیر مذاہب نے شکریہ سے حاصل کئے۔ اگرچہ بالعموم تعلیم یافتہ طبقہ تکمیل کاغذات مردم شماری و میزان ہائے وغیرہ امور میں منہمک تھا۔ تاہم تبلیغی جد وجہد میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ عبد الرحمن سیکرٹری تعلیم وتربیت

سٹروعہ

جماعت کو دس وفود میں تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک کا ایک ایک امیر مقرر کر کے بحصہ رسدی ٹریکٹ دیگر مقررہ دیہات کو صبح ہی تمام وفد روانہ کئے گئے۔ اور ہدایت کی گئی کہ سب دوستوں سے محبت اور پیار سے گفتگو کی جائے۔ تمام دوستوں کی رپورٹ مختصر طور پر یہ ہے کہ ہر ایک وفد اپنے اپنے حلقے میں گیا۔ اور نہایت متانت اور سنجیدگی سے گفتگو کی۔ ۷۵ مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور تقریباً تین صد اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ (علی محمد سیکرٹری تبلیغ)

جموں

۹ بجے صبح احباب بر مکان خواجہ کرم داد صاحب اکٹھے ہوئے۔ جن کے سات حلقے بنائے گئے۔ اور بعد دعا احباب تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔ چنانچہ شہر۔ ریلوے اسٹیشن اور چھاؤنی میں غیر مذاہب کے سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ کو ۱۵۵ ٹریکٹ اردو ہندی گورمکھی اور انگریزی تقسیم کئے۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ اور سید امداد علی شاہ صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت نے حلقہ رہاڑی و ریذیڈنسی روڈ میں ہندوؤں اور عیسائیوں میں تبلیغ کی۔ ایک معزز ہندو ملازم کو تقریباً ایک گھنٹہ تبلیغ کی گئی۔ جس نے خندہ پیشانی سے باتوں کو سنا۔ ایک پادری صاحب کو بھی تبلیغ کی گئی۔ علاوہ ازیں دیگر احباب نے بھی فرداً فرداً تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔

(خاکسار محمد یوسف سیکرٹری جماعت احمدیہ جموں)

انبالہ شہر

صبح آٹھ بجے سب دوست مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ شہر کے تمام بازاروں محلہ جات وریلوے اسٹیشن کیلئے دس گروپ بنائے گئے۔ اور ۱۰۰۰ ٹریکٹ تقسیم کرنے کے لئے دیئے گئے۔ شام کو سب دوست مغرب کے وقت پھر مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے اور اپنے اپنے حلقہ کی رپورٹ سنائی۔ خدا کے فضل وکرم سے سب احباب نے علاوہ ٹریکٹ تقسیم کرنے کے مختلف موقعوں پر زبانی گفتگو بھی کی۔ جس کا لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار نتھے خاں)

داتا زید کا

تمام اراکین خدام الاحمدیہ کو چھ وفود میں تقسیم کیا گیا۔ اور ضروری ہدایات برائے تبلیغ دی گئیں۔ چنانچہ تمام وفود دعا کے بعد اپنے اپنے حلقہ میں روانہ ہو گئے۔ اور دن بھر عیسائیوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کرتے رہے۔ بعض نے کہا۔ کہ آج تک ہم کو اسلام کے متعلق ایسی باتیں معلوم ہی نہ تھیں۔ جو آپ نے ہمیں بتائیں۔ بعض جگہ دوکانوں پر کھڑے ہو کر نہہ کلنک اوتار کی آمد کے متعلق از روئے سکھ کتب ثابت کیا گیا۔ اور لوگوں کو بتایا گیا۔ کہ آنے والا اوتار جس کے متعلق باباصاحب گرونانک رح نے پیش گوئی فرمائی تھی۔ وہ پرگنہ بٹالہ میں آ گیا ہے۔ ایک سکھ صاحب نے اقرار کیا۔ کہ جو کچھ انہوں نے بتلایا ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ اور میں نے جو کچھ حاصل کرنا تھا کر لیا۔ ان احمدیوں کی ہر بات صحیح ہے۔ اور واقعی مرزا صاحب وہی نہہ کلنک اوتار ہیں۔ جن کی نسبت پیشگوئیاں ہیں۔ اسطرح قریباً ڈیڑھ صد نفوس کو تبلیغ کی گئی۔ (نصر اللہ خاں سیکرٹری خدام الاحمدیہ داتا زید کا)

گوجرانوالا

مسجد احمدیہ میں نماز فجر پڑھنے کے بعد دوست حسب ہدایت تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔ اطفال کو ٹریننگ کی خاطر بزرگان کے ہمراہ روانہ کیا گیا لجنہ نے بھی گروپ بنا کر فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔

مدرسہ چٹھہ

پانچ گروپوں میں تقسیم کر کے احباب کو بھیجا گیا۔ مختلف قسم کے ۲۶۵ ٹریکٹ عیسائیوں۔ سکھوں اور ہندوؤں میں تقسیم کئے گئے۔ جو انہوں نے بڑے شوق سے پڑھے اور سنے (غلام محمد سیکرٹری تبلیغ)

نئی دہلی

نئی دہلی کو گیارہ علاقوں میں تقسیم کر کے گیارہ وفد بنائے گئے۔ اور ہر ایک علاقہ کے لئے ایک امیر یا سردار قافلہ مقرر کیا گیا جماعت کے اکثر احباب نے گہری دلچسپی سے کام کیا۔ تبلیغ ڈے چونکہ صرف غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے تھا اسلئے تقسیم لٹریچر صرف عیسائیوں۔ ہندوؤں اور سکھ صاحبان میں ہی کی گئی۔ خدا کے فضل سے کسی جگہ ناگوار حالات وواقعات پیش نہیں آئے

۲۔ صرف نئی دہلی میں تقسیم لٹریچر جو ہوا۔ وہ بقدر ڈیڑھ صد روپیہ کی مالیت کا تھا۔ اور باوجود اس قدر خرچ کے معلوم ہوا۔ کہ یہ سب لٹریچر نئی دہلی کے لئے بالکل ناکافی تھا (خاکسار فضل محمد خاں سیکرٹری تبلیغ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۵ مارچ۔ لنڈن اور دہلی میں اس بات کے لئے نامہ و پیام ہو رہا ہے کہ ہندوستان میں عارضی طور پر ایک کمیٹی بنا دی جائے۔ جو پریوی کونسل کا کام کرے۔ مسٹر جنکیر اور سر شادی لال اس کے ممبر ہوں گے۔

لنڈن ۶ مارچ۔ برطانی گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ آئندہ جو جہاز بلغاریہ کو رسد لے جاتے ہوئے پائے گئے۔ انہیں پکڑ لیا جائے گا۔ اور سامان ضبط کر لیا جائے گا۔

لاہور ۵ مارچ۔ سکار ریوریشن بننے پر لاہور ضلع نہیں رہے گا۔ بلکہ پریذیڈنسی بن جائے گا۔ اور یہاں صرف وہی عدالتیں رہ جائیں گی۔ جو میونسپل حدود کے اندر کے مقدمات فیصل کر سکیں گی۔ ضلع کسی اور مقام پر منتقل ہو جائے گا۔

نابھہ ۵ مارچ نظر بند مہاراجہ کے فرزند مہاراجہ پرتاپ سنگھ کو آج اختیارات حکومت دیدئے گئے آپ نے دو لاکھ روپیہ بطور چندہ وار فنڈ میں دیا۔ اور آٹھ لاکھ کے ڈیفنس بانڈز خریدے۔ بعض قیدی رہا کئے گئے۔

لاہور ۵ مارچ۔ پولیس نے ضلع منٹگمری کے قریباً ایک درجن دیہات پر چھاپہ مار کر ساٹھ کے قریب لوگوں کو گرفتار کیا۔ جو کئی لاکھ کے جعلی روپے بنا کر چلا چکے تھے۔ یہ لوگ ہر ہفتہ ہزار سے زیادہ کے سکے چلا دیتے تھے۔

ڈبلن ۱۰ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ مسٹر آئرلینڈ کے وزیر ڈیفنس امریکہ جا رہے ہیں۔ تا وہاں سے سامان جنگ خریدنے کا انتظام کر سکیں۔

گوجرہ ۵ مارچ۔ گندم وڈہ ۲/۱۴/۶ عمدہ ۵۹۱ -/۶/-/۳ نخود ۶/۱۱/۲ گڑ -/۱/-/۲ سے -/۶/۲ تک شکر -/۴/۳ تا -/۴/۳ گھی -/۸/۲ ۴۲ امرت سر میں سونا ۴۲/۱۲/ چاندی -/۴/۶۳ پونڈ -/۸/۲۹

لنڈن ۶ مارچ۔ جاپان فرانس اور سیام کی طرف سے مشترکہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دونوں ملکوں میں سمجھوتہ کے متعلق جاپان کی موٹی موٹی تجاویز مان لی گئی ہیں۔ باقی باتیں بھی دو تین روز میں طے ہو جائیں گی۔ آج ٹوکیو کے فرانسیسی سفیر نے جاپان کے وزیر خارجہ سے دو گھنٹے ملاقات کی۔

ٹوکیو ۶ مارچ۔ جاپانی ڈومے ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ جاپانی افواج نے جنوبی چین میں کئی اور مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور وہ ۲½ سو میل کے طول میں ساحل کے ساتھ ساتھ پھیل گئی ہیں۔

دہلی ۶ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ میں فوجی بھرتی کے متعلق پنڈت کنزرو کے بل میں کمانڈر انچیف نے جو ترمیم پیش کی تھی۔ وہ آج متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ اس کا مفاد یہ ہے کہ گورنر جنرل سے سفارش کی جائے۔ کہ آئندہ فوجی افسر ملک میں بھرتی کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ نئے دستوں میں ہر قوم اور ہر علاقہ کے لوگوں کو بھرتی کیا جا سکے۔ کمانڈر انچیف نے کہا کہ ۱۹۲۶ء میں جو مدراس رجمنٹ توڑ دی گئی تھی۔ اسے پھر قائم کرنے کے احکام میں نے جاری کر دئیے ہیں۔

دہلی ۶ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے مطالبہ زر میں تخفیف کی ایک تحریک کا جواب دیتے ہوئے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا۔ کہ ایسٹرن گروپ سپلائی کانفرنس کے چیئرمین یہاں پہنچ چکے ہیں۔ اور ہندوستان کے نمائندہ مسٹر ایم۔ ویس جیہ رسی ان سے مل کر کام کر رہے ہیں آسٹریلیا کا نمائندہ بھی عنقریب پہنچنے والا ہے۔ اس کانفرنس کو جو آرڈر آئیں گے۔ انہیں وہ جس ملک کو مناسب سمجھے گی دیدے گی۔

کراچی ۶ مارچ۔ آج سندھ کے تین وزراء مستعفی ہو گئے۔ وزیر اعظم نے تحریک پیش کی۔ کہ اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔ چونکہ اب میری پارٹی کی کثرت نہیں۔ اس لئے وزارت آج اپنا استعفیٰ گورنر کے پیش کرے گی۔

لنڈن ۶ مارچ۔ کل رات برطانیہ پر کوئی بڑا حملہ نہیں ہوا۔ جنوبی کنارے پر چند بم گرائے گئے۔ مگر کسی نقصان کی اطلاع نہیں آئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ایک برطانی ہوائی جہاز کو بحیرہ اٹلانٹک میں دو جرمن بمباروں سے مقابلہ پیش آیا۔ اور اس لئے ان میں سے ایک کو مار گرایا۔ اور دوسرے کو نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۶ مارچ۔ انگریزی جنگی جہازوں نے منگل کے دن ناروے کے ایک جزیرہ میں دشمن کے جہازوں پر زبردست حملہ کیا تھا۔ جس کی تفصیلات اب شائع ہوئی ہیں۔ اس حملہ سے انگریزی جہازوں کے سامنے تین مقصد تھے اول وہ اس کارخانہ کو برباد کرنا چاہتے تھے جس میں مچھلی کا تیل تیار ہوتا ہے کیونکہ مچھلی کے تیل سے گلیسرین بنتی ہے اور گلیسرین گولہ بارود تیار کرنے میں کام آتا ہے۔ دوسرے وہ ان جہازوں کو ڈبونا چاہتے تھے جو جزیرہ میں کھڑے تھے تیسرے وہ ان جرمنوں کو پکڑنا چاہتے تھے جو ناروے میں مچھلیاں پکڑانے پر مقرر تھے۔ اس کے علاوہ ان نارویوں کو بھی گرفتار کرنا چاہتے تھے جو جرمنی کی مدد کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس حملہ کے نتیجہ میں ۹ جرمن تجارتی جہاز اور ایک ناروی جہاز جس پر جرمنوں نے قبضہ کیا ہوا تھا برباد کر دیئے گئے۔ ایک ہتھیار بند مچھلیاں پکڑنے والا جہاز سمندر کی تہ میں پہنچا دیا گیا۔ جب سپاہیوں نے اپنا کام پورا کر لیا تو واپس آتے وقت ۲۱۵ قیدی بھی وہ اپنے ہمراہ لیتے آئے۔ اسی طرح دس نارویوں کو بھی پکڑ لیا گیا جو جرمنوں کی طرف دار تھے۔ ایک جرمن افسر اور چھ جہازی مارے گئے۔ برطانیہ کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۶ مارچ۔ ایبے سینیا میں شہنشاہ ہیل سلاسی کی فوجیں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ اور اب وہ ادیس آبابا سے ۱۲۰ میل بھی دور نہیں رہیں۔ اطالوی فوجوں میں جو حبشی سپاہی ہیں وہ دھڑا دھڑ ہتھیار ڈال رہے ہیں

لنڈن ۶ مارچ۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ ۲۷ فروری سے ۵ مارچ تک دشمن کے ۹۷ جہاز برباد کر دیئے گئے اس عرصہ میں برطانیہ کے صرف ۱۹ جہاز کام آئے۔

لنڈن ۶ مارچ۔ بلغاریہ سے کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ البتہ استنبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جرمن فوجوں نے ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے جو ترکی کی سرحد سے ۱۵ میل دور ہے۔ اس سے قبل یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ بلغاریہ میں تار اور ٹیلیفون وغیرہ پر جرمن فوج پوری طرح قابض ہو چکی ہے

کراچی ۶ مارچ۔ میر بندہ علی خان نے گورنر کے سامنے تمام وزارت کا استعفیٰ پیش کر دیا تھا۔ جس پر گورنر نے خان بہادر اللہ بخش صاحب کو بلایا اور انہوں نے نئی وزارت بنانا منظور کر لیا۔

مدراس ۶ مارچ۔ مدراس شہر کی آبادی کا جو ابتدائی تخمینہ کیا گیا تھا اس سے معلوم ہوا ہے کہ مدراس کی آبادی ۷ لاکھ ۷ ہزار باشندوں پر مشتمل ہے۔ آج سے دس سال پہلے یہ تعداد ایک لاکھ ۳۰ ہزار کم تھی۔

انقرہ ۶ مارچ برطانیہ نے جو نوٹ بلغاری گورنمنٹ کو بھیجا ہے۔ اس میں صاف طور پر لکھ دیا گیا ہے کہ چونکہ بلغاریہ جرمنی کو اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دے چکا ہے۔ اس لئے اب برطانیہ اس پر بمباری کر سکتا ہے۔

لنڈن ۶ مارچ روما نیہ کے ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ [illegible]

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور [illegible] سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی